رجسٹرڈ نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اَنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۱۵ؒ

ششماہی ۸ؒ

سہ ماہی ۴ؒ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ؒ

جلد ۲۴	مورخہ ۱۰ شعبان ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۰۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی کھانسی میں خدا تعالےٰ کے فضل سے تخفیف ہے۔

حضرت ام المومنین شفاہا اللہ تعالےٰ کو اسہال ۔ درد شکم اور ضعف کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج آنریبل سرگتھری رسل چیف کمشنر فار ریلویز لفٹیننٹ کانول سی۔ ایف کارسن ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ اور سر جیمز پٹ کیتھلے چیف کنٹرولر انڈین سٹورز بارہ بجے کی ٹرین سے قادیان تشریف لائے۔ اور مختلف مقامی اداروں کی سیر کی۔

آج نظارت امور عامہ کی طرف سے آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ ہند کے اعزاز میں شام کے ۵ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوٹھی دار الحمد میں دعوت چائے دی گئی۔ جس میں مذکورۃ الصدر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حصولِ تعلیم کی غرض خدمتِ دین ہونی چاہیئے

"عموماً سب پڑھنے والے اپنی دنیا کے لئے مر رہے ہیں۔ اور اس کتے کی مانند ہیں۔ جو ایک دفن کئے ہوئے مردار کی مٹی اپنے پیروں سے کھودتا ہے۔ اور جب وہ مردار ننگا ہو جاتا ہے۔ تو اسے کھاتا ہے۔ اسی طرح ان پڑھنے والوں میں بڑا گروہ تو ایسا ہی ہے۔ کہ اس مردار کی تلاش میں ہیں۔ اور جب وہ مردار انہیں مل گیا۔ تو پھر ہم کہاں۔ اور وہ کہاں آخر انہی باپوں کے وہ فرزند ہیں۔ جنہوں نے دنیا کو قبول کر رکھا ہے کیا ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ دنیا کو تین طلاق بھیجکر ہماری راہ پر چلیں گے۔ اور ہمارے سلسلہ کے لئے اپنی عمریں وقف کر دیں گے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ہمارا کانشنس ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا۔ بلکہ اکثر لڑکے اپنی دنیا کے لئے ہی مرتے ہیں۔ اور جب اس قدر کوئی ڈگری حاصل کر لیں گے۔ کہ جس سے وہ نوکر ہو سکیں۔ تب وہ فی الفور روحانی تناسخ کو قبول کر کے ایک اور جون میں آ جائینگے۔ بھلا جوشِ جوانی کی ہزاروں ظلمتوں اور جذبات سے باہر آنا سہل بات ہے۔ یا ہر ایک کا کام ہے۔ نہیں بلکہ نہایت ہی مشکل ہے۔ لیکن میری امیدیں ان غریبوں پر بہت ہیں۔ جو نہ بی اے بننا چاہتے ہیں۔ اور نہ ایم اے۔ بلکہ بقدر کفایت معاش دنیا اختیار کرتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں ہر دم یہ خلش ہے۔ کہ کسی طرح ہم نیک انسان بن جائیں۔ اور خدا ہم سے راضی ہو۔ سو وہ ہدایت پانے سے بہت قریب ہیں۔ کیونکہ ان کے خیالات میں تفرقہ نہیں ہے۔" (اشتہار ۵۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء)

سید محمد باقر صاحب کاتب الفضل ۱۰/-
ماسٹر غلام محمد صاحب عبد قادیان ۵/-
ڈاکٹر معراج الدین صاحب امرتسر ۱۰۵/-
" محمد بشیر صاحب امرتسر ۲۶/-
والدہ محمد عبد اللطیف صاحب امرتسر ۳۰/-
چودہری محمد طفیل صاحب امرتسر ۱۰/-
حکیم ظہور الحسن صاحب " ۵/-
سید بہاول شاہ صاحب " ۳۱/-
شیخ عبید اللہ صاحب مزنگ لاہور ۱۵۰/-
میاں محمد یوسف صاحب " ۱۰/-
غلام محمد صاحب " ۵/-
بابو عبد اللطیف صاحب " ۱۲/-
بابو محمد حیات صاحب پنشنر پوسٹ ماسٹر ۴۰/-
محمد ظفر الاسلام صاحب بمبئی ۵/-
غلام محمد صاحب نیلا گنبد لاہور ۱۵/-
بابو غلام رسول صاحب " ۶/-
مرزا عزیز احمد صاحب پسر مرزا عطاء اللہ صاحب لاہور ۵/-
اہلیہ مرزا عطاء اللہ صاحب " ۵/-
قریشی محمد اسمٰعیل صاحب " ۶/-
سید محمد زمان شاہ صاحب " ۶/-
منشی عطاء اللہ صاحب کاتب " ۵/-
مولوی فضل الدین صاحب " ۶/-
شیخ محمد عمر صاحب گورداسپور ۲۵/-
سید محمد صادق صاحب " ۵/-
بابو عبد العزیز صاحب " ۲۱/-
مستری محمد دین صاحب دیال گڑھ ۵/-
چودھری حاکم الدین صاحب " ۵/-
مستری جلال الدین صاحب " ۵/-
" جان محمد صاحب ۵/-
ٹھیکیدار محمد بخش صاحب قلعہ لال سنگھ ۱۰/-
میاں میراں بخش صاحب قلعہ لال سنگھ ۵/-
" علی محمد صاحب " ۵/-
غلام رسول صاحب " ۵/-
غلام حسین صاحب " ۵/-
میاں محمد الدین صاحب " ۵/-
میاں فقیر محمد صاحب " ۵/-
میاں محمد طفیل صاحب فیض اللہ چک ۵/-
منشی عبد الغنی صاحب دھرم کوٹ بگہ ۲۱/-
شیر محمد صاحب تلونڈی جھنگلاں ۶/-
نور حسین محمد طفیل صاحب دھرمسالہ ۱۶/-

بابو محمد یعقوب صاحب تارہ گڑھ ۱۰/-
اہلیہ صاحبہ میاں روشن دین صاحب پنڈی چری ۳۱/-
میاں روشن دین صاحب ۱۰/-
میاں ولی محمد صاحب پنڈی اچری ۵/-
میاں عبد الرحیم صاحب " ۱۱/-
" عبد الرحمن صاحب " ۵/-
" احمد الدین صاحب " ۵/-
چوہدری محمد ابراہیم صاحب شاہ مسکین ۱۲/-
میاں تاج دین صاحب لائل پور ۵/-
چوہدری غلام حسین صاحب " ۵/-
اہلیہ محمد شریف صاحب " ۵/-
سید کرم شاہ صاحب گوجرہ " ۱۱/-
محمد علی صاحب چک ۴۳۱ ۵/-
چوہدری محمد علی صاحب چک ۲۴۲ ۵/-
عبد الغنی صاحب " ۵/-
میر محمد بخش صاحب وکیل گوجرانوالہ ۵/-
اہلیہ صاحبہ حاجی احمد صاحب ڈنگہ ۵/-
میر فیروز الدین صاحب کالرہ دیوان سنگھ ۵/-
میر عزیز الدین صاحب " ۵/-
میر نواب علی صاحب " ۵/-
ابراہیم صاحب اسماعیلیہ ۱۵/-
غلام محمد صاحب جبوکے ۷/-
حسن محمد صاحب ۶/-
محمد بخش صاحب سوک کلاں ۷/۸
چوہدری نواب خانصاحب شادیوال ۶/-
شیخ میراں بخش صاحب کریانوالہ ۶/-
حسن محمد صاحب سیالکوٹ ۱۰/-
چوہدری شکر اللہ خانصاحب ڈسکہ ۱۰۰/-
چوہدری سردار خانصاحب " ۶/-
منشی محمد شریف صاحب میانوالی خانوالی ۳۱/-
حاجی فضل الدین صاحب " ۶/-
مہر غلام حسین صاحب سیالکوٹ ۱۰/-
اہلیہ اول " " ۱۰/-
" دوم " ۱۰/-
والدہ صاحبہ " ۱۰/-
اہلیہ بابو سراج دین صاحب " ۱۰/-
مہر امام الدین صاحب ولد شہباز صاحب " ۵/-
" محمد علی صاحب " ۵/-
عبد اللہ صاحب گٹ میکہ ۱۰/-
مولوی الف الدین صاحب " ۵/-

مستری محمد شریف صاحب " ۵/-
سید فیاض حیدر صاحب " ۵/-
بابو محمد اقبال صاحب " ۱۵/-
اہلیہ ڈاکٹر محمد اعظم صاحب ۵/-
" عمر الدین صاحب ۵/-
" میاں گلاب خانصاحب میانوالی خاناں والی ۶/-
محمد یونس صاحب " ۶/-
منشی عبد الرحمن صاحب شہرہ گکے زئیاں ۵/-
چوہدری اللہ رکھا صاحب بجکوٹیا ۵/-
قاضی نور احمد صاحب " ۵/-
شیخ غلام رسول صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ ۱۱/-
سید حسین علی صاحب داعیہ رعیہ ۵/-
بابو محمد سعید صاحب سرگودہا ۷۰/-
" غلام رسول صاحب " ۳۳/-
چوہدری غلام احمد صاحب " ۱۵/-
منشی غلام محمد صاحب " ۵/-
چوہدری حسین بخش صاحب چک ۹۹ " ۵/-
احمد الدین صاحب " " ۵/-
اہلیہ مخدوم بشیر احمد صاحب بھیرہ ۵/-
میاں احمد حسین صاحب شورکوٹ ۵/-
مولوی عبد العزیز صاحب " ۵/-
چوہدری محمد حسین صاحب جھنگ ۳۵/-
میاں اللہ جوایا صاحب " ۵/-
شیخ فضل الرحمن صاحب اختر ملتان ۱۲۵/-
بابو محمد حیات صاحب جرب ملتان ۱۲/۸
محمد بخش صاحب چھاپگر " ۵/-
پروفیسر عبد الستار صاحب " ۶/-
اہلیہ " " ۵/-
" ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب " ۱۰/-
بچگان " " ۵/-
شیخ عبد العزیز صاحب " ۵/۸
منشی محمد نواب صاحب لودھراں ۱۱/-
مستری عبد الخالق صاحب " ۵/۴
مولوی محمد سلیم صاحب " ۵/۴
ملک احمد بخش صاحب " ۶/-
ملک محمد ابراہیم صاحب " ۵/-
محمد بخش صاحب " ۱۰/۴
ملک خدا بخش صاحب " ۵/-
ملک خلیل احمد عزیز احمد صاحب " ۵/۴

خواجہ حفیظ احمد صاحب پسر ماسٹر عبد الرحمن صاحب کھریڑیکا ۵/۸
شیخ عبد العزیز صاحب منٹگمری ۵/-
چوہدری باغ دین صاحب چک ۳۰/۱۱۰ ۳۰/-
غلام رسول صاحب چک بخانہ منٹگمری ۱۵/-
فضل علی خان صاحب کوٹ قیصرانی " ۵/-
احمد خان صاحب " " ۵/-
منشی میر محمد صاحب پٹواری " ۱۱/-
چوہدری غلام احمد صاحب پاکپتن معہ اہلیہ صاحبہ ۴۰/-
ماسٹر شیخ محمد صاحب ہیڈ ماسٹر چک ۱۲۰/۴۵ ۶۱/-
حاجی محمد الدین صاحب احمدی پور ضلع جہلم ۵/-
خان عبد المغنی صاحب " " ۱۰/-
منشی نور احمد صاحب " " ۶/-
چوہدری یوسف خان صاحب احمد آباد سٹیٹ ۷۵/-
چوہدری شبیر احمد صاحب احمد آباد سٹیٹ ۱۵/-
شیخ سردار علی صاحب محمود آباد فارم ۵/-
ڈاکٹر احمد دین صاحب " ۶۵/-
محمد شفیع صاحب میرپور خاص ۵/-
بشیر احمد صاحب " ۵/-
مولوی عبد الستار صاحب مبلغ کراچی ۲۵/-
بابو محمد حسین صاحب شملہ ۱۵/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۲/-
اہلیہ صاحبہ بابو عبد الحمید صاحب ۱۶/-
شیخ قطب الدین صاحب کلکتہ ۶۰/-
بابو ظہور حسین صاحب تار حصار ۵/۴
محمد علی صاحب دہلی ۶/-
چوہدری مقصود علی صاحب دہلی ۱۰۰/-
ماسٹر محمد یعقوب صاحب " ۱۰/-
چوہدری عبد الستار صاحب " ۵/-
ماسٹر غلام رسول صاحب " ۸/-
چوہدری علی احمد صاحب " ۱۰/-
شیخ محمود حسین صاحب کمپونڈر ۳۶/-
مرزا محمد حسین صاحب معہ اہلیہ شاہجہانپور ۱۰/-
خواجہ عبد الرحیم صاحب ڈیرہ دون ۵/-
سید ظہیر الحق صاحب جمشید پور ۶/-
مولوی حلیم الدین صاحب علی پور کھیرہ ۱۱/-
منشی امام الدین صاحب ۵/۴
بابو عبد الغفور صاحب سانبھر ۳۰/-

نام	رقم
ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پور	-/۴۰
سید عابد حسین صاحب "	-/۶
ڈاکٹر محمد شفیق صاحب "	-/۳۶
بابو جمال الدین صاحب فیروزپور شہر	۷/۸
مستری جلال الدین صاحب "	۵/۸
بابو محمد حبیب صاحب "	-/۷
عبدالرحیم صاحب "	-/۶
بابو برکت علی صاحب "	-/۵
والدہ صاحبہ امۃ العزیز صاحبہ "	-/۵
اہلیہ صوبیدار شیر دل خان صاحب "	-/۱۰
اہلیہ محمد بشیر صاحب "	-/۶
منشی رحیم بخش صاحب انبالہ	-/۵
چوہدری محمد لطیف صاحب جودھپور	-/۱۰
اے۔ بی۔ ماریکا رنگون	-/۵۱
ڈاکٹر غلام قادر صاحب مگوئی	-/۱۰۵
والدہ صاحبہ اے۔ بی۔ ماریکا رنگون	-/۳۱
بھتیجی " "	-/۶
عبدالغنی صاحب "	-/۱۰
حاجی عبداللطیف صاحب نور محمد صاحب بغداد	-/۵۶
معراج دین صاحب " "	-/۵۵
اہلیہ صاحبہ " "	-/۶

نام	رقم
حکیم فضل الٰہی صاحب و فضل محمد صاحب سنگاپور	-/۱۵
رحمت علی صاحب سنگاپور	-/۲۰
بابو عبدالکریم صاحب دارالسلام (افریقہ)	۱۴۵ شلنگ
عبدالرحمٰن صاحب "	-/۱۲۰ شلنگ
چوہدری عبداللطیف خانصاحب سٹروعہ	-/۶
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب "	-/۳۲
چوہدری عبدالعزیز خان صاحب	-/۱۷
حکیم رحمت اللہ صاحب جالندھر	-/۲۰
میاں ہدایت اللہ صاحب پسر مولوی رحمت اللہ صاحب جنگ	-/۵
میاں عطاء اللہ صاحب وکیل نواں شہر	-/۳۰
چوہدری عبدالغنی خان صاحب کریام	-/۳۲
عبدالرحیم صاحب گہلن	-/۵
رحیم بخش صاحب ملور	-/۲۵
عبدالرزاق صاحب پٹیالہ	-/۵
شیخ عنایت اللہ صاحب نابھہ	-/۵
محمد سعد اللہ صاحب گڑھ دیوالہ	-/۵
اے ایس حلیم پوری بنگال	-/۶۰
عبدالصمد صاحب کلکتہ	-/۵
دوست محمد صاحب "	-/۴۰
مسماۃ فیروزہ بیگم صاحبہ ڈھاکہ	۷/۸
محمد ابراہیم صاحب رنگ پور	-/۱۰

نام	رقم
سید ضیاء الدین صاحب سونگھڑہ	-/۵
ابو الحسن صاحب "	-/۵
بی بی امۃ الرحمان صاحبہ "	-/۱۱
سید غلام رسول صاحب "	-/۵
مولوی محمد عظیم الدین صاحب "	-/۶۰
محمد شمس الدین صاحب بھدرک	-/۵
محمد سلیمان صاحب آڑھا	-/۶
فاضل کرم علی صاحب حیدرآباد دکن	-/۶۱
اکبر حسین صاحب "	-/۵
سیٹھ عبداللطیف صاحب "	-/۱۱
مومن حسین صاحب "	-/۱۰
احمد حسین صاحب "	-/۱۰
نواب غلام احمد صاحب "	-/۵
محمد موسےٰ صاحب "	-/۵
ملک خدا بخش صاحب آف لاہو	-/۲۰
حوالدار نواب دین صاحب احمد نگر	-/۱۰
بابو محمد اسحاق صاحب کوئٹہ	-/۸۰
قاضی محمد رشید صاحب "	-/۳۹
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب "	-/۱۰
ماسٹر عبدالکریم صاحب	-/۲۰
شیخ کرم بخش صاحب "	-/۸۰

نام	رقم
مولوی فضل حق صاحب کوئٹہ	-/۱۰
ڈاکٹر عبدالحمید خان صاحب "	-/۴۰
منشی برکت علی صاحب ہیڈ کنسٹیبل کوئٹہ	-/۲۱
چوہدری عبدالغنی صاحب کنسٹیبل "	-/۱۲
" عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے "	-/۱۵
مختار احمد صاحب ایاز "	-/۳۵
پسران بابو معراج الدین صاحب "	-/۵
بابو احمد جان خان صاحب "	-/۵
ڈاکٹر کریم بخش صاحب "	-/۵
عبدالواحد خان صاحب "	-/۲۵
چوہدری فتح محمد خان صاحب "	-/۲۵
مظفر الدین صاحب ولد بابو معراج الدین صاحب "	-/۱۰
بابو ناظر حسین صاحب کوئٹہ	-/۴۵
کیپٹن عطاء اللہ صاحب "	-/۳۱۰
ڈاکٹر مطلوب خان صاحب فتح گڑھ چوڑیاں	-/۳۵
بابو عبدالواحد صاحب کلو کانگڑہ	-/۴۰
چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ نوشہرہ کلاں	-/۳۱
ماسٹر اللہ بخش صاحب ہیڈ ماسٹر چابت	-/۲۰
مرزا معظم بیگ صاحب گلگت	-/۳۵
خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب رامپور	-/۹۰
سید عبدالحی صاحب منصوری	-/۴۵

کوہ ہمالیہ کا خالص شہد

کوہ ہمالیہ کی زود اثر بوٹیوں و ہزارہا قسم کے خوشبودار پھولوں سے اکٹھا کیا ہوا خالص شہد جو کہ قدرتی طور پر طاقت بخش ہونے کے علاوہ مصفیٰ خون بھی ہے۔ علم طب و آیورویدنیز ڈاکٹری ہر سہ اس کے مفاد کے قائل ہیں۔ وید و حکیم اسکو مختلف ادویات میں استعمال کرتے ہیں۔ ریاست چمبہ کا شہد اعلےٰ خواص کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے بے شمار انگریز و ہندوستانی معززین کے سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ نرخ میں حیرت انگیز کمی کردی گئی ہے۔ فی سیر ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

بنفشہ اعلےٰ فی پونڈ ۱۲؍ - چربی ریچھ خالص فی پونڈ ایک روپیہ

المشتہر: مرزا حسین بیگ احمدی
منیجر ہنی کومب چمبہ پنجاب

- اعلان نکاح -

خاکسار کی لڑکی مسماۃ امینہ بیگم سرور کا نکاح سید گلاب شاہ بخاری سکنہ بکھوال ضلع گجرات سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے ۲۲ اکتوبر کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ تعلق جانبین کی طرف سے مبارک ہو۔

خاکسار مولوی محمد نور الدین اجمل آف گولیکی ضلع گجرات

قطعہ تاریخ از جناب مولوی امام الدین صاحب ابو اکمل فیض آف گولیکی حال قادیان

چوں امینہ بیگم و سید گلاب
شد بفضل حق زشادی کامیاب
فیض چوں تاریخ زوجیت بجست
عیش و عشرت بے سر انجام گفت

۱۳۵۶ - ۱ = ۱۳۵۵

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ یورپ کی بڑی بڑی طاقتوں نے سپین کی خانہ جنگی میں مداخلت نہ کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔ مگر روس نے معاہدہ کو بے معنی اور روی کاغذ کا پرزہ قرار دے کر اعلان کر دیا ہے کہ وہ معاہدہ عدم مداخلت کا پابند نہیں۔ اس اعلان سے یورپ میں کھلبلی مچ گئی ہے اور نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اٹلی اور جرمنی اس اعلان کے خلاف زبردست کارروائی کرنے والے ہیں اس سلسلہ میں پہلا قدم یہ اٹھایا گیا ہے کہ جرمن نے سرکاری طور پر ابی سینیا پر اٹلی کا قبضہ تسلیم کر لیا ہے۔

بمبئی ۲۴ اکتوبر۔ اس وقت تک فسادات کے نتیجہ میں ۱۶۳ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ فسادات میں دکانیں لوٹنے کے الزام میں ۱۵ اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔

بڑودہ ۲۴ اکتوبر۔ روئی کے تین کارخانے بند ہو گئے ہیں جس سے قریباً ۳ ہزار مزدور بیکار ہو گئے ہیں۔ ایک اور کارخانہ بھی اس ماہ کے آخر میں بند ہو جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ مزدوروں اور مالکان کے درمیان سمجھوتہ کی تمام کوششیں بےکار ثابت ہوئی ہیں۔

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ حکومت سندھ نے اپنے صوبہ میں "پنجاب کا شیر" نامی فلم دکھانے کی ممانعت کر دی ہے کیونکہ اس سے صوبہ کے سکھوں میں ناراضگی پھیل گئی تھی۔

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ چیف کمشنر محکمہ ریلوے ۲۹ اکتوبر کو یہاں آئیں گے۔ تاکہ بیوپاریوں کے ساتھ گندم کے متعلق تبادلہ خیالات کریں۔

جموں ۲۴ اکتوبر۔ جموں کشمیر کی سرحد پر درہ نہال کی جہاں سے چڑھائی شروع ہوتی ہے۔ وہاں سے ایک نئی سرنگ کھودنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ تا موسم سرما کے برفانی مہینوں میں بھی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سرنگ پر دس لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔

بمبئی ۲۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسز کملا دیوی چٹوپادھیائے نے برسلز میں عورتوں کی بین الاقوامی کانفرنس میں شمولیت کے لئے پاسپورٹ کی درخواست کی تھی۔ مگر انہیں پاسپورٹ دینے سے انکار کر دیا گیا ہے۔

پونہ ۲۴ اکتوبر۔ مہاراشٹر میں اس وقت تک ۴۵ ہزار اشخاص کانگرس کے ممبر بن چکے ہیں۔

نئی دہلی ۲۴ اکتوبر۔ ہز ایکسی لینسی وائسرائے اور ان کی لیڈی صاحبہ کا ارادہ ماہ نومبر میں غیر رسمی طور پر تھوڑے عرصہ کے لئے ریاست بھرت پور میں جانے کا ہے۔

بمبئی ۲۴ اکتوبر۔ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے علی خان بہادر مدیر "ہلال" کو نوٹس دیا ہے کہ ۲۴ اکتوبر سے لے کر دو ماہ تک سبھا منڈپ کی تعمیر اور ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان گفت و شنید کے متعلق کوئی تقریر کرنے۔ مضمون لکھنے یا اشتہار چھاپنے یا شائع کرنے سے اجتناب کریں۔ اور ہلال جدید اور دیگر اخبارات میں اس سلسلہ میں کوئی آرٹیکل شائع نہ کریں۔

پشاور ۲۳ اکتوبر۔ گورنر باجلاس کونسل نے مسٹر جارڈن آئی سی ایس ریونیو اور ڈویژنل کمشنر صوبہ سرحد کو ماہ نومبر کے اختتام پر پشاور کا ڈپٹی کمشنر مقرر کیا ہے۔

پیرس ۲۴ اکتوبر۔ پیرس کے مختلف ہوٹلوں کے پچاس ہزار ملازموں نے ہڑتال کر دی ہے۔ وہ اجرتوں میں اضافہ کئے جانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ لاہور میونسپلٹی کی ریفارمز پارٹی کے ۲۴ ممبران کے مستعفی ہو جانے سے سرکاری حلقوں میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے گورنمنٹ استعفیٰ منظور نہیں کرے گی بلکہ ریفارمز پارٹی کے ممبران کو موقع دیگی کہ وہ میونسپل کمیٹی کی حالت کو بہتر بنا سکیں

عدیس ابابا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت اٹلی نے سابق شاہ ابی سینیا کی واپسی کے متعلق جملہ پابندیوں کو ہٹا دیا ہے اب شاہ ابی سینیا اگر چاہیں تو اپنے ملک میں واپس آ سکیں گے۔

میڈرڈ ۲۳ اکتوبر۔ انقلاب پسند فوج کے طیاروں نے آج روز روشن میں پایہ تخت پر پہلی فضائی تاخت کی۔ مضافات میں چند بم گرائے گئے شہر میں کوئی بم نہیں گرایا گیا۔ طیارے توپوں کی آتش باری سے بچنے کے لئے بہت بلندی پر پرواز کر رہے تھے یہ تاخت باشندگان کو خوفزدہ اور اطاعت پر آمادہ کرنے کے لئے تھی۔

لاہور ۲۴ اکتوبر آریہ ٹیکنیکل سکول کی تعمیر کے لئے آریہ سماج نے ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ فراہم کیا ہے۔

پشاور ۲۳ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کی لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ۹ نومبر سے شروع ہوگا۔

بنارس ۲۴ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ آئندہ جنگ کسانوں کے اقتصادی مطالبات کی بنیاد پر ہوگی۔ اور مزدور اور کسان اس میں کامیاب ہونگے۔

ٹریونڈرم ۲۴ اکتوبر۔ مسٹر اے وی ٹھکر جنرل سکرٹری آل انڈیا ہریجن سیوک سنگھ جنوبی ٹراونکور مالاباد اور کوچین کے دورہ پر گئے ہیں۔ ان کا مقصد اس دورہ سے عوام کے خیالات متعلقہ ہریجنوں کے داخلہ مندر معلوم کرنا ہے۔

پٹنہ ۲۳ اکتوبر۔ حکومت بہار نے اعلان کیا ہے کہ سرمایہ اعانت قحط زدگان کی مجلس منتظمہ ان اشخاص پر مشتمل ہوگی رکن مالیات۔ صدر۔ بورڈ آف ریونیو کے ممبر مہاراجہ دربھنگہ۔ راجہ ہری نند پرشاد جسٹس خواجہ نور محمد حکومت کے صیغہ مالیات کے سکرٹری اس مجلس کے آنریری سکرٹری ہونگے۔

بنارس۔ کمشنر بنارس ڈویژن نے کمشنری بنارس کے حسب ذیل اضلاع میں مصیبت زدگان سیلاب میں رقوم تقسیم کی ہیں۔ بنارس تین ہزار جون پور ساڑھے چار ہزار مرزا پور یا لسفید بلیا تین ہزار۔ اس وقت تک کل ۱۷ ہزار روپیہ تقسیم کیا گیا ہے۔

بمبئی (بذریعہ ڈاک) فسادات بمبئی کے سلسلہ میں مسٹر اسکاٹ ایچ براؤن پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے اسلحہ رکھنے اور لوٹ مار کرنے کے الزام میں دونوں فرقوں کے پانچسو اشخاص کو جرمانہ اور بیدزنی کی سزا دی ہے۔

ٹوکیو (بذریعہ ہوائی ڈاک) اس وقت جب کہ یورپ کی مختلف طاقتیں جنگ کے لئے تیاریاں کر رہی ہیں۔ جاپان۔ کلچرل کانفرنس کی کامیابی کے لئے تیاریوں میں مشغول ہے۔ جس میں دنیا کے مختلف تمدنوں کا مقابلہ کیا جائیگا اس کانفرنس پر پانچ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ اس ضمن میں مزید یہ معلوم ہوا ہے کہ ایشیاء کے تمام ممالک کے نمائندوں کو شمولیت کی دعوت دی جائے گی۔

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ آج کوچہ چابکسواراں متصل کشمیری بازار میں مسلمانوں کے ایک جلسہ میں مولوی ظفر علی خان نے ایک تقریر کی۔ جس میں حاضرین کو نیلی پوش بن جانے کی تحریک کی۔ جلسہ کے بعد یہ لوگ جلوس کی صورت میں لنگر روڈ کی طرف روانہ ہوئے جلوس احرار کے پنڈال سے گذرا تو اس نے احرار کے خلاف نعرے بلند کئے

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ یوپی کے جو اشخاص ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے آئے تھے۔ ان میں سے دو تین نے نمائندہ پریس کو انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ اس امر کی کوشش شروع ہو گئی ہے کہ یوپی میں علیحدہ ہندو مہاسبھا بنائی جائے۔

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ مسٹر جناح سرحد کے دورہ کے بعد لاہور آئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک بار پھر مسلمانوں کی مختلف جماعتوں کو متحد کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر وہ ایک جماعت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے تو پارلیمنٹری بورڈ توڑ دیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء (اجلاس ثانی)

دوسرے اور تیسرے روز کی مختصر روئداد

قادیان ۲۵؍اکتوبر۔ کل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے ضروری امور پر غور کر کے رپورٹیں پیش کرنے کے لئے جو دو سب کمیٹیاں مقرر فرمائی تھیں۔ وہ باوجود رات کو گیارہ بجے تک کام کرنے کے صبح کو اپنا کام ختم نہ کر سکیں۔ بلکہ دوسری کمیٹی کا اجلاس ۳ بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔ اس لئے کل مجلس مشاورت کا اجلاس پانچ بجے شام حسب معمول تلاوت قرآن کریم اور دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ اور دس بجے تک جاری رہا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے انتظام مجلس کے لئے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کو مقرر فرمایا۔ اس کے بعد پہلی سب کمیٹی کی رپورٹ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے بحیثیت صدر سب کمیٹی پیش کی۔ اس کے بعد آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب نے بحیثیت صدر دوسری سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ اور ساتھ ہی ضروری امور کے متعلق تشریح بھی فرمائی۔ اس پر سات بجے اجلاس نماز مغرب و عشاء کے لئے برخاست ہوا۔

مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے مسجد نور میں پڑھائیں۔ اور اس کے بعد دوسرا اجلاس آٹھ بجے شروع ہوا جس میں حضور نے سب کمیٹیوں کی تجاویز پر تبصرہ فرماتے ہوئے بعض کے متعلق فرمایا کہ ان کے متعلق مشورہ لینے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ محض سفارش کے رنگ میں ہیں۔ اور ان کی تحریک کی جانی چاہیئے۔ متعلقہ صیغہ ان پر یا تو عملدرآمد کر رہا ہے۔ یا اسے عملدرآمد کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد حضور نے ان تجاویز کو لیا۔ جن پر غور کیا جانا ضروری تھا۔ اور اظہار خیالات کا موقعہ دینے کے بعد ان کے متعلق رائیں طلب فرمائیں اور رات کے دس بجے اجلاس ختم ہوا۔

آج سوا آٹھ بجے اجلاس شروع ہوا۔ جس میں بقیہ تجاویز زیر غور پر اظہار خیالات کے بعد آراء طلب کی گئیں۔ اور حضور نے ان کے متعلق اپنے فیصلے صادر فرمائے۔ ان تجاویز کے ختم ہو جانے کے بعد خود حضور نے چند تجاویز ایسی بیان فرمائیں کہ اگر جماعت ان پر عمل شروع کر دے۔ تو ایک طرف تو کوئی بوجھ نہیں پڑتا۔ اور دوسری طرف سلسلہ کی موجودہ مالی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ وہ تجاویز خلاصۃً یہ ہیں۔ (۱) جن دوستوں کے پاس کچھ روپیہ جمع ہو۔ مکان بنانے کے لئے یا زمین خریدنے کے لئے یا بچوں کی تعلیم کے لئے۔ یا بیاہ شادی کے لئے وہ انجمن کے خزانہ میں بطور امانت جمع کرا دیں۔ اور جب انہیں ضرورت ہو۔ اس وقت واپس لے لیں۔ عند الطلب ان کے روپیہ کی واپسی کا انتظام کر دیا جائیگا۔

(۲) جو دوست انجمن کو بطور قرض روپیہ ایک مقررہ عرصہ کے لئے دے سکیں دیں۔ اس طرح دی ہوئی رقم پر زکوٰۃ عائد نہ ہوگی (۳) انجمن کی بعض جائدادیں گرو لے لیں (۴) جو دوست تجارت پر روپیہ لگانا چاہیں۔ وہ اس غرض سے روپیہ بھیجدیں۔ انشاء اللہ کافی منافع کی امید ہے (۵) جو جماعتیں پسند کریں۔ شرح چندہ چار پیسہ فی روپیہ کی بجائے پانچ پیسہ کر دیں۔ یہ جبری نہ ہو۔ بلکہ ہر ایک کی مرضی پر ہو (۶) موصیوں کو تحریک کی جائے۔ کہ زیادہ حصہ کی وصیّت کریں اور وصیّت کا حصہ ادا کر دیں۔

اس کے لئے حضور نے تین سال میعاد مقرر فرمائی۔ یعنی جو اس غرض سے چندہ بڑھائیں۔ کہ سلسلہ کی موجودہ مالی مشکلات دُور ہوں۔ وہ تین سال کے بعد پہلی شرح پر ہی چندہ دے سکتے ہیں۔ اسی طرح جو اس غرض سے حصّہ وصیت بڑھائے وہ بھی تین سال کے بعد پہلا حصہ دے سکتا ہے۔

اسی سلسلہ میں حضور نے مقامی کارکنوں سے ان کی تنخواہوں کا ۲۰ یا ۲۵ فیصدی حصّہ تین سال تک قرض کے طور پر لینے کا ارشاد فرمایا۔

آخر میں حضور نے نہایت مؤثر اور دل ہلا دینے والی تقریر فرمائی۔ اور دُعا پر اجلاس ختم کرنے کے بعد تمام نمائندگان کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اجلاس پونے بارہ بجے ختم ہوا۔

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

(رقم فرمودہ:۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۔ صدر انجمن احمدیہ اس وقت سخت مالی پریشانی میں سے گزر رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

۲۔ اب تک تحریک جدید کا چندہ گزشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہُوا ہے۔ حالانکہ وعدہ زیادہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گزشتہ سال سے کمی ہے۔ حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ توجہ کریں۔

۳۔ جو دوست خود ادا کر چکے ہیں۔ یا اکثر حصّہ ادا کر چکے ہیں وہ جماعت کے دوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ لوگ سنیما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا مومنین خدا تعالےٰ کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصّہ خرچ نہ کرینگے؟

۴۔ جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو۔ اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے۔ اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوالیں۔

۵۔ اماموں کو چاہیئے۔ خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد (۱۳؍اکتوبر ۳۶ء)

درخواستہائے دُعاء

۱۔ میرے ماموں مستری فیض احمد صاحب آف جموں ایک مقدمہ میں کامیابی کیلئے احباب سے دعا کے طالب ہیں۔ خاکسار محمد ابراہیم بی۔ اے۔ قادیان (۲) خاکسار کی بیوی کو افاقہ ہونے کے بعد پھر تکلیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ شعبان ۱۳۵۵ھ

تجدید و احیاءِ اسلام

ابتدائے آفرینش سے انسانی زندگی کے زوال کو سربلندی اور اس کے انحطاط کو ترقی میں بدلنے کے لئے قدرت مصروف مشاطگی رہی ہے۔ بنی نوع انسان کی زندگی کے مادی اور روحانی دائروں میں چونکہ ترقی و تنزل۔ ارتقاء و انحطاط۔ بلندی و پستی اور رفعت و ذلت کا سلسلہ برابر چلا آرہا ہے۔ اور دُنیائے مذہب میں یہ مدّ و جزر اور یہ اتار چڑھاؤ ایک مسلمہ امر بلکہ قدرت کا اٹل قانون اور فطرت کا ایک غیر متغیر ناموس متصور ہوتا ہے۔ اس لئے قدرت کا دستِ تصرف بھی امتدادِ زمانہ سے پیدا شدہ خرابیوں کو دور کرنے میں ہمیشہ مصروفِ عمل رہا ہے۔ مختلف ممالک کے لٹریچر کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے لوگ جانتے ہیں۔ کہ کس طرح ادبی انحطاط اور علمی زوال کے بعد احیاء العلوم کی تحریکیں منصۂ شہود پر آتی رہیں۔ یونانی احیاء العلوم۔ اطالوی احیاء العلوم۔ انگریزی احیاء العلوم کی تدریجی اور ارتقائی تحریکیں ایسی ہیں۔ جن سے یورپین ادب کا مطالعہ کرنے والے احباب بخوبی واقف ہیں۔ جس طرح عرصۂ علم و ادب اور صحیفہ و انشاپردازی میں انقلاب پیدا کرنے والے لوگ پیدا ہوتے رہے۔ اور ادوارِ زوال کے بعد ازمنۂ ترقی کا سلسلہ جاری رہا۔ اسی طرح عرصۂ سیاست، اقتصادیات اور معاشرت یعنی زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی ایسے ذہنی انقلاب پیدا ہوتے رہے۔ جن کے باعث بار بار پرانے نظاموں کی احیاء و تجدید ہوتی رہی۔ مزید برآں تنزل و ارتقا کا یہ سلسلہ جہاں مادی دنیا میں بڑے اہتمام کے ساتھ جاری ہے۔ وہاں

دُنیائے روحانی میں بھی اس قانونِ قدرت کو پُورا پُورا دخل ہے۔ اور یہاں بھی ظلمت اور نور۔ اور تاریکی اور روشنی۔ ضلالت اور ھدایت کی ہمیشہ سے آمد و رفت رہی ہے۔ کیونکہ وہ رب الارباب جو انسان کی جسمانی اور مادی غذا کے لئے سب سامان مہیا کرتا ہے۔ اس سے یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ انسان کی روحانی غذا کا انتظام نہ کرے۔ اور اسے ابدالآباد تک بحرِ ظلمات میں پڑ کر غوطے کھانے دے۔ جس طرح جسمِ انسانی بھوک اور پیاس سے بیقرار ہو کر غذا کی حاجت محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح گمراہی کی شدت اور ہدایت کا فقدان رُوحِ انسانی کو مضطر اور ماہیٔ بے آب کی طرح کر دیتا ہے۔ اور وُہ اپنی زندگی کے لئے دیوانہ وار غذا کو پکارنے لگتی ہے۔

یہ روحانی غذا کہاں سے آتی ہے؟ جس کے لئے رُوحِ انسانی اس قدر بھوکی اور پیاسی ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ وُہ پانی ہے۔ جو آسمان سے برستا ہے۔ دُنیا میں جس قدر مصلح ہادی اور مرسل آئے انہوں نے اپنے اپنے وقتوں میں بھوکی اور پیاسی دُنیا کو اس آسمانی پانی سے سیراب کیا۔ حضرت آدم حضرت موسےٰ۔ حضرت عیسےٰ۔ مہاتما بدھ حضرت کرشن۔ حضرت کنفیوشس۔ اور حضرت زردشت یہ سب زمانہ کی مقتضیات کے مطابق اپنے وقتوں میں لوگوں کی رہنمائی کے لئے پیدا ہوئے۔ جبکہ ان کی ضرورت تھی۔ انہوں نے اپنے زمانہ کے حالات کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کی۔ لیکن چونکہ ظلمت اپنی انتہائی شدت کے

ساتھ ابھی تک صفحۂ دھر پر جلوہ گر نہیں ہوتی تھی۔ اس لئے نورِ کامل نے بھی اپنی رونق افروزی کے لئے اس وقت تک انتظار کیا۔ جب تک کہ دُنیا نے ظهر الفساد فی البر والبحر کا پُورا پُورا نمونہ پیش نہیں کر دیا۔ یہ نورِ مہر نصف النہار کی طرح اپنے پورے جوبن۔ اور پوری تابانی کے ساتھ اس وقت ظلمت کدہ عرب سے ظاہر ہوا۔ جبکہ نہ صرف عرب بلکہ تمام دُنیا تاریکی۔ ظلمت فسق و فجور اور اخلاقی تسفل کا ایک نہایت بھیانک منظر پیش کر رہی تھی۔ یہ انسانی زندگی کا مکمل نظام تھا۔ جو مذہب اسلام کی شکل میں ساکنانِ ارضی کے سپرد کیا گیا۔ انسان کی روحانی و مادی ترقی کا یہ کامل لائحہ عمل تھا۔ جو قرآن کریم کی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔ جن لوگوں پر اس نور کی جھلک پڑی۔ وہ زندہ ہو گئے۔ جس خاک پر اس آبحیات کا ایک قطرہ گرا۔ وہ کیمیا بن گئی۔

بادیہ نشتانِ عرب جو تہذیب و تمدن شرافت اور نجابت کے نام تک سے ناواقف تھے۔ آنِ واحد میں پیکرِ ایمان و ایقان مجسمہ زہد و تقوےٰ اور دُنیا کے معلم اخلاق بن گئے۔ لیکن چونکہ غفلت اور فراموشی انسانی سرشت میں داخل ہو چکی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو ان کا شکار ہو کر ضلالت کی راہوں سے بچانے کے لئے خدا تعالےٰ نے اسلامی تعلیم کے احیاء و تجدید کا سلسلہ قائم کر دیا چنانچہ اس فضل کے لئے صرف یہی دین چنا گیا۔ اور ابتدائے اسلام سے لیکر اس وقت تک یہ بات بالبداہت ثابت ہے۔ کہ حکمتِ الٰہیہ نے تعلیم قرآنی کے احیاء و تجدید کے لئے گمراہی اور تاریکی کے دوروں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے چراغ ہدایت روشن کئے ہیں۔ اور ہر سو سال کے بعد ان کی روشنی لوگوں کے لئے مشعل راہ بنی رہی ہے۔ لیکن اسلام کا سب سے بڑا احیاء آج تیرہ سو سال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی شکل میں اس لئے ہُوا ہے۔ کہ مسلمانوں

کی رہنمائی کا دعوٰی کرنے والے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق شر من تحت ادیم السماء کے مصداق بن چکے تھے۔ اسلام ثریا سے معلق ہو چکا تھا۔ قرآن کریم کے الفاظ باقی تھے۔ مگر مقاصد مفقود۔ تعلیم موجود تھی۔ مگر عمل غائب۔ مسلمانوں میں بدنظمی۔ پراگندگی تشتت اور انتشار انتہا کو پہونچ چکا تھا یہ فردِ یگانہ اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین ہو کر پھر آسمان سے معرفت۔ ایمان اور ایقان کا وہ پانی لایا۔ جو زمین سے اُٹھ چکا تھا۔ اس نے اسلام کا پھر تخم بویا جو بڑھا اور پھُولا۔ اور اس کے ریشے زمین کے اندر دُور دُور تک چلے گئے۔ مخالفت کے طوفانوں کے باوجود اس کی شاخیں اور ڈالیاں قوت و تمکنت کے ساتھ جھومنے لگیں۔ اور اب کیفیت یہ ہے۔ کہ مشرق و مغرب۔ شمال اور جنوب سے انسانوں کے قافلے اس کے سایہ میں آکر اس کی پُر کیف اور رُوح پرور ٹھنڈک سے آرام پاتے اور طائرانِ قدسی کے غول کے غول اس کی ڈالیوں پر آشیانے بناتے ہیں۔ ہدایت و سعادت کے اس سرچشمہ سے دور و نزدیک کی تمام زمینیں سیراب ہو رہی ہیں۔ اور اس کی بخشش کی دعوت سے تمام دُنیا گونج اٹھی ہے۔

اس عظیم ترین احیاء اسلامی کے اثرات تمام دُنیا میں نمایاں طور پر نظر آرہے ہیں۔ یورپ کے مادہ پرست لوگوں کا اسلام کی طرف بڑھتا ہوا رجحان اس امر کا بین ثبوت ہے۔ چنانچہ انگلستان کے مایۂ ناز ادیب جارج برنارڈ شا نے تسلیم کیا ہے۔ کہ "یورپ دینِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دلدادہ ہو رہا ہے۔ آئندہ صدی میں بالکل ممکن ہے۔ کہ وہ اپنے پیچیدہ مسائل کے سلجھانے کے لئے اس مذہب کی صلاحیتوں کو تسلیم کرلے۔ اس وقت بھی میرے بہت سے ہم قوم اور یورپین لوگ اس مذہب کو قبول کر چکے ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ یورپ کے مشرف بہ اسلام ہونے کی ابتدا ہو چکی ہے۔" غرض یہ ایک واقعہ ہے کہ دنیا

عشق و محبت ۴

جُدائی - جُدائی - آہ جُدائی

بشنو از نے چوں حکایت می کُند
وز جُدائی ہا شکایت می کُند

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے قلم سے

آپ سمجھے ہوں گے کہ بس ہمارے میر صاحب موجیں کر رہے ہیں عشق و محبت کے مزے لُوٹ رہے ہیں۔ اور خدا جانے کیا کیا ذہنی اور روحانی لطف اٹھا رہے ہیں۔ بے شک موجیں بھی کیں۔ مزے بھی لوٹے۔ اور لطف بھی اٹھائے۔ مگر کب تک بے شک کچھ مدت تک بے شک بہت بلند پروازی کی۔ کہ معرفت اور محبت کے مراحل چٹکیوں میں طے کر لئے۔ دنوں میں وہ ملا جو عمر بھر ناک رگڑ رگڑ کر لوگوں کو نہیں ملتا۔ اور مہینوں میں وہاں پہونچے جہاں صوفیانِ با صفا عمریں مجاہدات کرتے نہیں پہونچتے۔ اور وُہ وُہ پینگ چڑھائے جن پر فرشتوں نے بھی رشک کیا۔ اور ایسے ایسے مراسم پیدا کئے۔ جو بعض وقت تین پشت تک خدمت کرکے بھی اوروں کو حاصل نہیں ہوتے۔ مگر آخر کچھ مدت بعد ایک دن دیکھا۔ کہ کسی نے اپنا ہاتھ میرے سینہ کے اندر ڈال کر نہ صرف اس معرفت اور محبت کو ہی نکال لیا۔ بلکہ دل سمیت نکال لیا۔ اور وُہ آسمانی کھڑکی جو کبھی اس رُخِ زیبا کے دیکھنے اور کبھی کوئی بات سننے کے لئے کھولی گئی تھی۔ بند ہو گئی بالکل بند مستقل بند۔ بلکہ چوکھٹے نکال کر اسے چن دیا گیا۔ اور اوپر پلستر۔ سب کچھ برابر سارے راستے مسدُود۔ سارے تعلقات منقطع۔ کامل خاموشی۔ نہ ٹوٹنے والا سکوت۔ نہ ایمان۔ نہ عرفان۔ نہ علم۔ نہ گرمی۔ نہ تعلق۔ نہ لطفِ عبادت۔ نہ فہم۔ نہ اخلاق۔ نہ عقل نہ باریک بینی۔ غرض سوائے پُرانی حیوانی رُوح کے وُہ جو ایک نیا نفخِ روح ہوا تھا۔ وُہ سب زائل۔ میں مُردوں کی طرح ہو گیا۔ مُردہ بھی بالکل ٹھنڈا۔ یخ۔ بے جان۔ بالآخر متعفن۔ اور سڑا ہوا لاشہ پھینک دینے کے لائق ساتھ ہی اس قدر ذلت۔ اس قدر بیکسی اس قدر افلاس۔ اس قدر بے چارگی اس قدر دُور افتادگی۔ کہ حالات بیان سے باہر ہیں۔ اب بھی کبھی وُہ زمانہ یاد آتا ہے۔ تو دل کانپ جاتا ہے ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرُو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے۔

پھر دو دن نہیں۔ چار دن نہیں۔ مہینہ نہیں دو مہینے نہیں۔ کامل تین سال تین سال۔ اس دکھ۔ اس بے چینی۔ اس مصیبت کے کہ اس دھکے سے میں آخر بیمار ہو گیا۔ اور اس زمانہ سے اب تک بیمار ہی چلا آتا ہوں ؛

ہر ایک کے دل میں یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ آخر کیوں۔ کوئی بات تو ہو گی ؟ بے شک ہو گی۔ مگر مجھے پورے طور پر ابھی تک اس کا کوئی علم نہیں ہُوا غالباً کوئی گناہ سرزد ہُوا۔ شائد کوئی سُوءِ ادبی ہوئی۔ شائد کوئی تکبر کی بات موُنہہ سے نکل گئی۔ شائد کوئی عہد تھا۔ جو پورا نہیں کیا۔ شاید کسی کی بددعا لگی ؛

بہر حال میں اس وقت تک اندھیرے میں ہوں۔ میں اپنے اندر ایک نحوست ایک رسوائی۔ اور ایک لعنت کو محسوس کرتا تھا۔ مگر خاموش تھا۔ کس سے کہتا کس کو بتاتا۔ کیا منہ سے نکالتا۔ کوئی چیز خودکشی کے سوا اس مصیبت کا علاج نہ معلوم ہوتی تھی۔ دُعا کرتا۔ کیونکر؟ جوش ندارد۔ ماتھا زمین پر رگڑتا۔ کیا فائدہ دل میں گرمی ہو۔ تو اس رگڑنے کا بھی فائدہ ہے۔ ورنہ ٹکریں۔ الٰہی کس سے مشورہ لوں۔ ایسی بات کرتے بھی شرم آتی تھی۔ ایک بے تکلف دوست سے ذرا کنایتہً کسی اور کا نام لے کر ذکر کیا تھا۔ فرمانے لگے بلعم ہوگا۔ بلعم جو اس طرح ذلیل ہو کر گر گیا ؛

بس یہ سنتے ہی میں تو شرمندگی سے پانی پانی ہو گیا۔ اور واقعی اپنے تئیں بلعم باعور ہی سمجھنے لگا۔ نمازیں رسمی ہو گئیں۔ بصیرت کی آنکھیں اندھی ہو گئیں۔ اور کان بہرے۔ سمجھ جاتی رہی۔ رہا سہا کُڑھ کُڑھ کر حال خراب ہُوا۔ وُہ تاسف۔ وُہ رنج وُہ غم وہ حزن۔ وُہ افسوس۔ اب کسی کو کیا بتا سکتا ہوں۔ صرف وہی کچھ جان سکتا ہے۔ جس نے اس جہنم کو چکھا ہو۔ یا وُہ جو میرا محرمِ راز ہے ؛

تین سال یعنی چھتیس مہینے یعنی گیارہ سو دن۔ بلکہ کچھ زیادہ ہی۔ کوئی ہے ؟ جو اس جدائی کے دوزخ میں جلنے کی تاب رکھتا ہو۔ یا موُنہہ سے ہی کہہ سکتا ہو۔ کہ مجھ میں یہ طاقت ہے۔ دل کے ولولے ندارد ہو گئے۔ کلیجہ پتھر ہو گیا۔ اور میں خود سارے کا سارا ایک عجیب سا انسان بن گیا۔ کوئی جذبہ نہیں رہا۔ کوئی شوق نہیں رہا۔ کوئی اُنس نہیں رہا۔ کسی چیز میں دلچسپی نہیں رہی۔ میری افسردگی نے قبر کے مُردوں کو مات کر دیا اور میری رُوح کی مُردنی نے میرے تمام قوٰے کو بے کار۔ ایک جمود۔ ایک تاریکی۔ ایک ظلمت ایک موت اور بس ؛ ؎

اس رہ میں اپنے قصے تم کو میں کیا سناؤں
دکھ درد کے ہیں جھگڑے سب ماجرا یہی ہے

آخر جب کوئی چارہ نہ دیکھا اور حالت یاس کو پہونچ گئی۔ تو لمبی چھٹی لی۔ اکٹھے پندرہ ماہ کی اور روحانی بیماروں کے طبیب کے در پر آ پڑا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ۔

کچھ دن گزرے تھے۔ کہ یکدم جس طرح ایک تاگا ٹوٹتا ہے۔ دل کی گھونڈی سی کھل گئی۔ یہ سنہ ۱۹۲۰ء کا واقعہ ہے۔ ان دنوں حضور ڈلہوزی میں تھے۔ واپسی پر قادیان میں آتے ہی بُخار چڑھا۔ اور بُخار میں ہی پسینہ کے راستہ وُہ چیز نکل کر بہہ گئی۔ جس نے میرے سارے مسام بند کر رکھے تھے ؛

سب سے پہلے تو ایک جوش اٹھا۔ ایسا کہ شائد اگر وُہ ان تین نظموں کے راستہ میرے اندر سے نہ نکل جاتا۔ تو میں غالباً مر جاتا۔ یہ نظمیں پے در پے میرے اندر سے جلتی جلتی نکلیں۔ اور وُہ مصیبت کچھ کم ہوئی۔ اور میرا حال متغیر ہونا شروع ہُوا حتّٰے کہ کچھ دنوں بعد پھر وُہی حالت عود کر آئی۔ بلکہ اس سے بھی بہتر۔ اور اس کا نظارہ آئندہ کبھی **خمخانۂ عشق میں ایک رات** کے ہیڈنگ کے نیچے انشاء اللہ تعالےٰ اہلِ درد کے سامنے پیش کرُوں گا۔ وباللہ التوفیق ؛

اب آپ ان اشعار کو غور سے پڑھیں۔ پھر خود بخود آپ کو خلاصہ تمام امُور کا اچھی طرح سامنے آ جائے گا۔ اور تمام وصل و ہجر کی کیفیات سے آپ آگاہ ہو جائینگے اور یہ میرا قصہ نہ ہوگا۔ بلکہ اس لئے ہوگا۔ کہ اسے بھی آپ بین السطور مطالعہ کریں۔ اور اس سے اپنے مطلب کے مطابق نتیجہ اور فائدہ اخذ کریں۔ یہ وُہ کیفیات ہیں۔ جو طریقِ محبت میں سالکوں پر گزرتی ہیں۔ اور اُن سے آگاہی ہونی نوآموز کے لئے ضروری ہے۔ اور ان کو وُہی سمجھے گا۔ جس کو خود بھی کبھی جدائی اور ہجر کا تلخ گھونٹ چکھنا پڑا ہو ؛

یہ نظمیں اس سے پہلے "الفضل" میں نہیں چھپیں :-

حصۂ اوّل - وصل

یاد ایام کہ تم چھپ کے دکھا دیتے تھے
پردۂ زلف دوتا رخ سے ہٹا دیتے تھے

آپ آجاتے تھے یا ہم کو بلا لیتے تھے
یا لبِ بام ہی دیدار کرا دیتے تھے۔

دن بہت گزرے نہیں جبکہ تھا آنا جانا
حاضری آپ کی ہم صبح و مسا دیتے تھے۔

روٹھ جاتے تھے کبھی جان کے ہم تم سے اگر
گدگدی کر کے منا آپ ہنسا دیتے تھے

نکتہ گیری تھی گہے۔ نکتہ نوازی گاہے
دونوں اوصاف بڑا مل کے مزا دیتے تھے

غفلتوں اور گناہوں کی عمارت ہر روز
ہم بناتے تھے۔ مگر آپ گرا دیتے تھے

ہاتھ خالی نہ پھرے در سے کبھی آپ کے ہم
ربّنا ربّنا کہہ کر جو صدا دیتے تھے

یہ تو عادت تھی قدیم آپ کی اے ابرِ کرم
مانگتے جتنا تھے ہم۔ اس سے سوا دیتے تھے

گر بھڑک اٹھتی کبھی آتشِ عصیاں اپنی
آبِ رحمت سے لگی آگ بجھا دیتے تھے

رہنمائی کو مری فوجِ ملائک آتی۔
نفس و شیطان اگر راہ بھلا دیتے تھے

قطرۂ اشک کے بدلے سے جامِ الفت
واہ کیا کہنے۔ کہ کیا لیتے تھے کیا دیتے تھے

مکتبِ عشق میں جب درسِ وفا دیتے تم
وعدۂ قولِ "بلیٰ" یاد کرا دیتے تھے

دیکھ کر ترچھی نگاہوں سے مری حالتِ زار
حوصلہ ہم سے غریبوں کا بڑھا دیتے تھے

آتشِ شوق کے بھڑکانے کو گاہے گاہے
پردۂ غیب سے ذات اپنی چھپا دیتے تھے

قبض اور بسط چلے جاتے تھے دونوں ہم
ایک ہی حال میں فرصت نہ ذرا دیتے تھے

دل کے جھلسانے کو کافی تھی فقط خاموشی
سب سے بڑھ کر یہی طالب کو سزا دیتے تھے

خود پھنساتے تھے بلا میں کہ تماشہ دیکھیں
خود ہی پھر بگڑی ہوئی بات بنا دیتے تھے

تلخی و آہ و بکا سوزشِ دل۔ دردِ نہاں
خوب بیمارِ محبت کو دوا دیتے تھے!

سورج اور چاند ستاروں کی خصوصیت کیا
تم تو ذرّے میں چمک اپنی دکھا دیتے تھے

غیر ممکن ہے۔ کہ تم بھی ہو۔ انانیّت بھی
اک "انا" سے ہی یہ سب قصہ چکا دیتے تھے

اُن دنوں سوز کا عالم تھا یہ اپنا۔ کہ جدھر
آہ کرتے تھے۔ اُدھر آگ لگا دیتے تھے

نالۂ نیم شبی اتنا موثر تھا مرا
آپ بھی سن کے کبھی سر کو ہلا دیتے تھے

دوست تو دوست رقیبوں کو رلاتے تھے ہم
اک قیامت ترے کوچہ میں مچا دیتے تھے

لطف تھا بھوک کا۔ صد نعمتِ الواں سے فزوں
ماحضر اپنا مساکیں کو اٹھا دیتے تھے

جب سے یہ سمجھے کہ مخلوق ہے کل تیری عیال
خدمتِ خلق میں سب وقت لگا دیتے تھے۔

دل کو سجاتے تھے تصوّر سے ترے
اور محبت کا دیا اس میں جلا دیتے تھے

ماسوی اللہ کے خاشاک سے پھر کر کے صفا
قلبِ صافی کو ترا عرش بنا دیتے تھے

صدقے کر دیتے تھے یہ جانِ حزیں قدموں پہ
ہر رگ و ریشہ کو سجدے میں گرا دیتے تھے

پھر خبر کچھ نہیں۔ جاتے تھے کہاں عقل و شعور
آپ آتے تھے کہ سب ہوش بھلا دیتے تھے

اک تجلّی سے مرے ہوش اڑا دیتے تھے
رُخ دکھاتے تھے تو دیوانہ بنا دیتے تھے

جب سمجھ میں نہ کبھی آپ کا آتا تھا کلام
راستہ عقدہ کشائی کا سجھا دیتے تھے

گر بڑھا دیتے تھے دلداری سے امیدِ وصال
ہجر و فرقت سے کبھی مجھ کو ڈرا دیتے تھے

سخت وعدے میں مری جان کو رکھتے تھے تمام
اب میں سمجھا۔ سبقِ خوف و رجا دیتے تھے

فاش کر دے نہ کہیں رازِ امانت یہ جہول
مہرِ خاموشی مرے لب پہ لگا دیتے تھے

کیا مزا آپ کو آتا تھا عبادت سے مری
کیوں مجھے پچھلے پہر آپ جگا دیتے تھے

کیوں مرے منہ سے سنا کرتے تھے اپنی تعریف
کیوں مرے دل کو لگن اپنی لگا دیتے تھے

لطف کیا تھا۔ کہ پھنساتے تھے مصائب میں اُدھر
اور اِدھر رغبتِ تسلیم و رضا دیتے تھے

نورِ عرفاں سے مرا سینہ منوّر کر کے
پتے پتے میں مجھے اپنا پتا دیتے تھے

منعکس ہوتے تھے آئینۂ عالم میں تمہی
بوئے گل میں بھی مہک اپنی سنگھا دیتے تھے۔

سالکِ راہِ محبت کی تسلی کے لئے
آپ ہر ساز میں آواز سنا دیتے تھے

اس لئے تاکہ غبارِ رہِ جاناں بن جائیں
خاک میں اپنے تئیں ہم بھی ملا دیتے تھے

آہ و زاری میں ہماری یہ کشش تھی پُر زور
آپ خود پینگ محبت کے بڑھا دیتے تھے

چھپ کہاں سکتا تھا چہرے سے ترے عشق کا نور
لاکھ ہم اس کو رقیبوں سے چھپا دیتے تھے

یونہی بڑھتے گئے میدانِ محبت میں قدم
ہم چلے ایک تو دس آپ بڑھا دیتے تھے

پھر ہوا وہ جو حریفوں سے سنا تھا ہم نے
جس کی پہلے سے خبر اہلِ صفا دیتے تھے

بند وہ روزنِ دیوار ہوا جس میں سے
رُخ دکھاتے تھے۔ آواز سنا دیتے تھے

بے رُخی یار نے کی روتے ہو کیا قسمت کو
چھپ گئے ہم سے۔ جو قسمت کو بنا دیتے تھے۔

تھا قصور اپنا ہی سب ورنہ وہ جانِ جاناں
طالبوں کو نہ کبھی اپنے دغا دیتے تھے:

اب تو دیوارِ حرم تک ہے پھٹکنا مشکل
ایک وہ دن تھے۔ کہ تیر پہ بلا دیتے تھے

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

حصۂ دوم - ہجر

قلبِ تاریک کہاں! لطفِ عبادات کہاں!
حسرتِ وصل کہاں! شوقِ ملاقات کہاں!

جب سے عصیاں کے پھندے میں پھنسے اپنے قدم
یار کی ہم سے رہی پھر وہ مدارات کہاں

بے قراری نے مجھے کر دیا اتنا مدہوش
دن کدھر کٹتا ہے معلوم نہیں۔ رات کہاں

کس طرح حسنِ مجازی سے بجھاؤں یہ آگ
قطرہ شبنم کا کہاں۔ نور کی برسات کہاں

درگہِ حضرتِ باری میں رسائی نہ رہی
عرضِ حالات کہاں اور وہ مناجات کہاں

موردِ قہر ہوئے آنکھ میں اس یار کی ہم
اب ہمیں غیروں پہ کچھ فخر و مباہات کہاں

کھو دیا اپنے ہی ہاتھوں سے جو نورِ باطن
ایسے کافر پہ رہے چشمِ عنایات کہاں

کیا گئے ہم سے کہ بیٹھے گئے سب فہم و ذکا
اب وہ حالات کہاں اور وہ خیالات کہاں

طائرِ وہم کبھی تھکتا ہے یہ وہ دوری ہے
ہم کہاں۔ یار کہاں۔ رسمِ ملاقات کہاں

مجھ سے کہتے ہیں یہ درباں کہ "جاتے ہو کدھر؟
راندۂ در ہو شرفِ باب ملاقات کہاں"

ان کی آنکھوں سے گرے خلق نے آنکھیں پھیریں
اب کسی سے ہمیں امیدِ مراعات کہاں۔

دوست ہی کہتے ہیں "بلغم ہے نکالو اس کو"
جل کے اب دل کے نکالوں میں بخارات کہاں

روزِ روشن میں نکالا جو گیا ہو۔ اس کو
پھر شبِ تار کی وہ خفیہ ملاقات کہاں

ان کے جاتے ہی یہ معلوم کہ مجھ میں سے گئے
حسنِ اخلاق کہاں۔ خوبئے عادات کہاں؟

رہ گیا قشر فقط۔ مغز ہوا سب برباد
اپنے اعمال میں اخلاص کی وہ بات کہاں

جبکہ خالق سے ہی مفرور ہوا راندہ۔ تو پھر
خدمتِ خلق کہاں۔ صدقہ و خیرات کہاں

سب تصنّع کا یہ رونا ہے غزل میں اب تو
نالۂ عشق کہاں۔ اور یہ خرافات کہاں

وہ خلش دل کی کہاں سوزِ نہانی وہ کدھر؟
وہ نمک پاشئ لب ہائے جراحات کہاں

ہے یہ بے فائدہ سب آہ و فغاں۔ واویلا
سنتے ہیں عالمِ بالا میں مری بات کہاں

اننا للہ بتا دو کہ ملیں گے مجھ کو
اب وہ عرفان کہاں۔ لذتِ طاعات کہاں

طالبِ کشف سے کہہ دو کہ ہے طالبِ یار
لطفِ دیدار کہاں۔ کشف و اشارات کہاں

جس سے مخمور رہا کرتے تھے دن رات کبھی
ڈھونڈوں اس مے کو۔ بتا پیرِ خرابات۔ کہاں؟

دستِ بیعت تو دیا تھا کہ وہ کھینچیں اوپر
چھٹ گیا حیف لبِ بام مراقات کہاں

اب وہ اعمال کہاں۔ اور وہ نیات کہاں
دستِ نصرت وہ کسی کا۔ تہِ آفات کہاں

ناخلف وہ ہوں کہ اسلاف کو بدنام کیا۔
ورنہ ذلت۔ یہ کہاں۔ زمرۂ سادات کہاں

بارگاہِ احدیت کو پکاروں کیونکر
ایک درویش کہاں۔ قاضیِ حاجات کہاں

ان کی خدمت میں یہ کہنا ہے جو لجائیں کہیں — وقت پر ایسا ملیگا مجھے ہیہات کہاں
اپنے ہاں سے جو نکالا ہے تو وہ یہ تو بتا — جاؤں اس در سے ترے قبلۂ حاجات کہاں؟
مجھکو دعوےٰ ہے کریمی پہ تمہاری۔ ورنہ — ذرۂ خاک کہاں! اور تری ذات کہاں

دوستاں حالِ دلِ زار نہ گفتن تا کے
سوختم۔ سوختم۔ ایں سوز نہفتن تا کے

حصّہ سوم۔ مناجات و دُعا

اب تمنا ہے یہی دل ہیں۔ بُلا لے کوئی — آرزو ہے کہ گلے اپنے لگالے کوئی
اب نہ ہے یار نہ دلدار نہ غمخوار کوئی — اتنی حسرت ہے کہ پھر پاس بٹھالے کوئی
ہے کوئی صاحبِ دل میری شفاعت جو کرے — ہیں جگر سوختہ ہوں۔ میری دُعا لے کوئی
در پہ آیا ہے بہ توبہ کے لئے ایک فقیر — دو گھڑی بیٹھ کے سُن لے میرے نالے کوئی
ہوتی ہے کشتئ ایماں کوئی دم میں غرقاب — ورطۂ بحرِ ضلالت سے بچالے کوئی
ہے نہ طاقت نہ سکت اور نہ ہمت باقی — اب مناسب ہے یہی مجھکو سنبھالے کوئی
دشتِ فرقت میں بہت آبلہ پائی کرلی — اب بھی شک ہو تو مرے دیکھ لو چھالے کوئی
کھینچکر مجھکو۔ لئے جاتا ہے نفسِ ظالم — قید زنجیرِ معاصی سے چھڑالے کوئی
شرم سے گرچہ نظر اُٹھ نہیں سکتی میری — پر تمنا ہے کہ آنکھوں ہیں بٹھالے کوئی
رتبہ اپنا ہو ملائک سے کہیں بڑھ کے سوا — دامنِ عفو کے نیچے جو چھپالے کوئی
ہاتھ میں دل کو لئے پھرتا ہوں اپنے زخمی — کاش گلے پھانس مرے دل کی نکالے کوئی
صدقے ہو جاؤں اگر ہاتھ پکڑ کر میرے — اپنے چرنوں ہیں مرا سیس نوالے کوئی
جھرے اسکی سیہ بختی ہوا پنی کا فور — زلف کو گر رُخِ زیبا سے ہٹالے کوئی
میں بھی بیٹھا ہوں کسی در پہ بامیدِ قبول — پھر غلام اپنے اسی در کا بنالے کوئی
جس طرح اپنی حضور سے کیا تھا مہجور — رحم فرما کے اسی طرح بلالے کوئی
نبض کیوں دیکھ کے گھبرا گیا نادان طبیب — دم نہیں نکلیگا جبتک کہ نہ آلے کوئی
جتنا چاہے مجھے مٹی میں ملا دے کوئی — پھر نہ کوچے سے مگر اپنے نکالے کوئی
جو مخاطب ہیں مرے خود ہیں وہ علّامِ غیوب — ہاں مناسب نہیں کچھ منہ سے نکالے کوئی
ہے دُعا اپنی یہ درگاہِ خداوندی سے — موت تب آئے کہ جب چہرہ دکھالے کوئی

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمیں باد
یار باز آید و لطفش بہ ہماں آئیں باد

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ

۱۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام احمدی مستورات کا ایک جلسہ ہوا۔ جلسہ کا افتتاح اہلیہ بابو احمد الدین صاحب نے تلاوتِ قرآن کریم سے کیا۔ اس کے بعد حسبِ دستور میاں معراج الدین صاحب عمرؔ کی صاحبزادی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتیٔ نوح کا ایک حصہ پڑھکر سُنایا۔ اہلیہ بابو احمد الدین صاحب نے ایک نظم سُنائی۔ اس کے بعد پروگرام کے اہم حصّہ یعنی سیرت مسیح موعود علیہ السلام پر اہلیہ مولا بخش صاحب نے تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عادات وخصائل آپ کی حق پسندی۔ غیرت رسولؐ۔ دردِ اسلام۔ علم۔ تعلق باللہ۔ فروتنی اور خاکساری۔ غرض آپ کی سیرت کے تمام پہلوؤں کو نہایت خوبی سے نمایاں کیا۔ اسکے بعد تبلیغ حق میں سے اہلیہ ڈاکٹر محمد انور صاحب نے ایک حصّہ پڑھکر سنایا۔ اختتام جلسہ پر اہلیہ بابو احمد الدین صاحب نے ایک پنجابی نظم سُنائی۔

الحمد للہ کہ لاہور کی بہنیں جلسوں میں ذوق شوق سے شریک ہوتی ہیں۔ اور حاضری کافی ہوجاتی ہے۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

تزکیۂ نفس

درازیٔ عمر کا الہامی نسخہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان پر جو اَن گنت اور عظیم الشان احسانات کئے اور جن لازوال نعمتوں اور برکات کا دروازہ اس نے اپنی ناچیز اور حقیر مخلوق پر کھول دیا۔ ان میں سے ایک بیش بہا نعمت جس کا شکر ادا کرتے ہوتے اگر بارگاہ ایزدی ہیں ہمارے اجسام کا ذرہ ذرہ جھک جائے۔ اور ہماری ارواح اس کے آستانہ پر عمر بھر کے لئے ناصیہ فرسا رہیں۔ تب بھی اس کا شکر ادا ہونا ناممکن اور محال ہے۔ یہ ہے۔ کہ اس نے اپنی تازہ اور بشارات بھری وحی ہمارے مُردہ قلوب کو زندہ کرنے اور انہیں عشق و محبت کی آگ سے گرمانے کے لئے نازل فرمائی۔ یہ الہامات اور رؤیا و کشوف جو جماعت احمدیہ کی ترقی کی بشارات اور مخالفین سلسلہ کی ناکامی کی خبروں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اپنے اندر کئی قسم کے حقائق و معارف رکھنے اور مختلف انواع کی روحانی کیفیات کا مرقع ہیں۔ اور ان کے مطالعہ سے نہ صرف انسان اپنے قلب کا تزکیہ کرسکتا اور پیش آمدہ مشکلات سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔ بلکہ اسے کئی ایسی باتوں کا علم ہوجاتا ہے۔ جن کے متعلق اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ اپنا طریق عمل ان کے مطابق بنائے۔ اور اس کا ہر قدم انہی ہدایات پر پڑے۔ جو ہدایات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے الہامات میں خدائے ذوالعرش کی طرف سے بیان کی گئیں۔ اسی لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک گزشتہ جلسہ سالانہ پر جماعت کو نصیحت فرمائی تھی۔ کہ روزانہ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کا بھی مطالعہ کیا جائے۔ اور حضور نے فرمایا تھا۔ اگر کوئی شخص چاہے۔ کہ الہاماتِ الٰہیہ کا مورد بنے۔ تو اس کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پڑھے۔ لیکن یہ کافی نہیں ہوگا۔ کہ کوئی شخص صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پڑھے یا صرف قرآن مجید کی تلاوت کرے۔ بلکہ اس کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ قرآنِ مجید کی تلاوت کے ساتھ ہی یعنی تلاوتِ قرآن مجید سے فارغ ہونیکے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پڑھے۔ اس ذریعہ سے ایک عام مومن بھی اللہ تعالےٰ کے تازہ کلام سے مشرف ہوسکتا۔ اور الہامِ الٰہی کی چاشنی سے لطف اندوز ہوسکتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں نہ صرف موجودہ زمانہ کی مشکلات سے رہائی پانے کے کئی طریق بتائے گئے ہیں بلکہ جماعت احمدیہ کو ایسی کئی نصائح کی گئی ہیں۔ جن کا موجودہ دَور میں خیال رکھنا ضروری ہے۔ اور ایسے کئی امور کا ان میں ذکر ہے۔ جو نفوس کا تزکیہ کرنے اور الہاماتِ الٰہیہ کا انسان کو مورد بنانے کے لئے بے حد مؤثر ہیں۔ ایسی قیمتی اور ایسی انمول چیز کو اپنے پاس رکھتے ہُوئے بھی اگر کوئی شخص اس کی طرف توجہ نہ کرے۔ تو یقیناً اس کی حالت قابلِ افسوس ہوگی۔ پس جماعت کو اس نہایت ہی قیمتی خزانہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ نمونہ کے طور پر ان کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات اور رؤیا و کشوف پیش کرکے دریافت کریں۔ کہ کیا ایسے سینکڑوں الہامات کو جو حقائق و معارف کا گنجینہ ہیں اپنے زیر مطالعہ رکھنا اور ان پر تدبر و تفکر کرنا ہر احمدی کا اولین فرض نہیں ہے؟

آج دنیا میں کئی لوگ ہیں۔ جو اس امر کے خواہاں ہیں۔ کہ انہیں کوئی ایسا نسخہ ہاتھ آئے جس کو استعمال کرنے کے نتیجہ میں ان کی عمر دراز ہو جائے۔ وہ ڈاکٹری اور طب کی کتب کی ورق گردانی کرتے ہیں۔ وہ حفظانِ صحت کے اصول کی پابندی کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ وہ اعصاب اور دل و دماغ کی تقویت کے لئے بیسیوں چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ وہ تفکرات اور ذہنی کدوکاوش سے آزاد رہنا چاہتے ہیں۔ تا ان کی صحت پر کوئی ایسا ناگوار اثر نہ پڑے۔ جو ان کے قویٰ کو مضمحل کر دے۔ غرض وہ تمام جدوجہد جو انسانی دنیا میں ممکن ہے کرتے ہیں مگر باوجود اس کے ہندوستانیوں کی اوسط عمر ۲۵ سال بتائی جاتی ہے بلکہ اس سے بھی کم۔ جانوں کا اس قدر ضیاع یقیناً اندوہناک ہے۔ اور بڑھنے اور ترقی کرنے والی قوموں کے لئے تو اس قسم کا اتلافِ جان سخت نقصان دہ چیز ہوا کرتی ہے۔ اسی لئے آج دنیا کسی ایسے نسخہ کی تلاش میں حیران و سرگردان ہے۔ جس سے عمر دراز ہو جائے۔ اور انسان آفات و مصائب سے محفوظ رہ کر ایک لمبے عرصہ تک زندہ رہ سکے۔ دنیا ابھی تک کسی ایسے نسخہ کے حصول میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ لیکن جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس میں ایک ایسا الہام بھی نظر آتا ہے۔ جس میں درازیٔ عمر کا نسخہ بتایا گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اس الہام کو نوٹ کر لیں۔ اور اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں درازیٔ عمر کا اگر کوئی نسخہ ہے۔ تو وہی جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ان الفاظ میں ذکر آتا ہے کہ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ (تذکرہ صفحہ ۱۱۳) یعنے وہی وجود زمین پر زیادہ دیر تک قائم رکھا جاتا ہے۔ جو نفع رساں ہو جس کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہونچتا ہو۔ اور جس کا دنیا سے اٹھایا جانا لاکھوں جانوں کی ہلاکت کے مترادف ہو۔

یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جن حالات میں ہوا۔ وہ بھی اس امر کا ثبوت ہیں۔ کہ یہ درازیٔ عمر کا نسخہ بتانے کے لئے ہی خدائے برتر نے الہام نازل کیا۔ چنانچہ اس الہام کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تپ سے سخت بیمار ہو گئے بخار اتنا شدید تھا۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ گویا سینے پر انگارے رکھے ہوئے ہیں۔ اسی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا۔ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ یعنے غم نہ کرو۔ تم دنیا میں بہت عرصہ زندہ رہو گے۔ کیونکہ نافع الناس وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں زندہ رکھا جاتا ہے گویا اس کی حیات اور زندگی کا خدا خود ذمہ وار ہوتا ہے۔ اور موت کا اختیار نہیں ہوتا۔ کہ اس پر ہاتھ ڈال سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام قریباً ۱۸۷۱ء میں ہوا۔ اور آپ کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ گویا اس الہام کے بعد آپ نے ۳۷ برس عمر پائی۔ پس درازیٔ عمر کا نسخہ اگر کوئی دریافت کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ نکھ لے کہ اس کا صرف ایک ہی نسخہ ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ اپنے آپ کو نافع الناس وجود بنائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو۔ لیکن بہت ہی کم ہیں وہ لوگ جنہوں نے کبھی اس اصول اور طریق پر غور کی ہو۔ جس سے انسان کی عمر دراز ہو۔ قرآن شریف نے ایک اصول بتایا ہے۔ وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ یعنے جو نفع رساں وجود ہوتے ہیں۔ ان کی عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کی درازیٔ عمر کا وعدہ فرمایا ہے۔ جو دوسرے لوگوں کے لئے مفید ہیں۔ حالانکہ شریعت کے دو پہلو ہیں اول خدا تعالےٰ کی عبادت دوسرے بنی نوع انسان سے ہمدردی۔ لیکن یہاں یہ پہلو اس لئے اختیار کیا ہے۔ کہ کامل عابد وہی ہوتا ہے۔ جو دوسروں کو نفع پہنچائے پہلے پہلو میں اول مرتبہ خدا تعالےٰ کی محبت اور توحید کا ہے۔ اس میں انسان کا فرض ہے کہ دوسروں کو نفع پہنچائے اور اس کی صورت یہ ہے۔ کہ ان کو خدا کی محبت پیدا کرنے اور اس کی توحید پر قائم ہونے کی ہدایت کرے۔ جیسا کہ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ سے پایا جاتا ہے۔ انسان بعض وقت خود ایک امر کو سمجھ لیتا ہے۔ لیکن دوسرے کو سمجھانے پر قادر نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کو چاہیئے کہ محنت اور کوشش کر کے دوسروں کو بھی فائدہ پہونچائے۔ ہمدردیٔ خلائق یہی ہے۔ کہ محنت کر کے دماغ خرچ کر کے ایسی راہ نکالے کہ دوسروں کو فائدہ پہونچا سکے۔ تا کہ عمر دراز ہو۔" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ دین کے لئے سچا جوش رکھتے ہیں۔ ان کی عمر بڑھائی جائے گی۔ اور حدیثوں میں جو آیا ہے۔ کہ مسیح موعود کے وقت عمریں بڑھا دی جائیں گی۔ اس کے معنی یہی مجھے سمجھائے گئے ہیں۔ کہ جو لوگ خادم دین ہونگے۔ ان کی عمریں بڑھا دی جائیں گی۔ جو خادم نہیں ہو سکتا وہ بڈھے بیل کی مانند ہے۔ کہ مالک جب چاہے اسے ذبح کر ڈالے۔ اور جو سچے دل سے خادم ہے۔ وہ خدا کا عزیز ٹھہرتا ہے۔ اور اس کی جان لینے میں خدا تعالےٰ کو تردد ہوتا ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ" (الحکم ۱۳ اگست ۱۹۰۲ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

"احادیث میں جو آیا ہے۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں عمریں لمبی ہو جائیں گی۔ اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ موت کا دروازہ بالکل بند ہو جائے گا۔ اور کوئی شخص نہیں مرے گا۔ بلکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ مالی جانی نصرت میں اس کے مخلص احباب ہوں گے۔ اور خدمتِ دین میں لگے ہوئے ہونگے ان کی عمریں دراز کر دی جائینگی اس واسطے کہ وہ لوگ نفع رساں وجود ہوں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ" (الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۳ء)

غرض موجودہ زمانہ میں درازیٔ عمر کا صرف ایک ہی نسخہ ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان اپنے آپ کو نافع الناس وجود بنائے اور اس کا بہترین طریق یہ ہے کہ وہ خدمتِ دین میں لگ جائے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح جانی اور مالی قربانیاں بجا لائے۔ ایسے شخص کی عمر خدا تعالےٰ کے فضل سے یقیناً دراز ہوگی۔ اور اس کے ہر قدم پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعا اس کے شامل حال ہوگی کہ ؎

خدایا صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے اُو بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ قریباً ۱۸۷۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا۔ کہ ایک لمبی نالی پر ہزارہا بھیڑیں لٹائی گئی ہیں۔ اور ہر بھیڑ کے سر پر ایک قصاب ہے۔ اور ہر قصاب کے ہاتھ میں ایک چھری ہے اور آسمان کی طرف ان کی نظر ہے۔ گویا خدا تعالےٰ کی اجازت کے وہ منتظر ہیں۔ اتنے میں آپ ان کے نزدیک گئے۔ اور قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی کہ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَاؤُکُمْ یعنی خدا کو تمہاری پروا ہی کیا ہے۔ اگر تم اس کی پرستش نہ کرو۔ آپ کا یہ فرمانا تھا۔ کہ فرشتوں نے چھریاں پھیر دیں۔ اور جب انہوں نے تڑپنا شروع کیا۔ تو فرشتوں نے سختی سے انہیں کہا۔ تم چیز کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ (تذکرہ صفحہ ۱۹۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کشف بھی بتاتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی لوگوں کے لئے مفید نہیں بناتا۔ بلکہ دنیاداری کے خیالات میں منہمک رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا۔ اس سے تعلق اس کی محبت۔ اس کا عشق اور اس کے قرب کی خواہش اپنے دل میں پیدا نہیں کرتا۔ نہ اس کے دین کی خدمت میں اپنی زندگی کے ایام گزارتا ہے۔ تو اس کی زندگی پر خدا تعالےٰ کی طرف سے چھری پھیر دی جاتی ہے - لیکن جو شخص اپنی زندگی کو نافع الناس بناتا ہے جس کا مطمح نظر دین [illegible] اور [illegible] ہو وہ خدا تعالےٰ کی محبت کا مورد ہو جاتا ہے۔

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ اسلام

تبلیغی رپورٹ بابت ماہ ستمبر ۳۶ء

مستقل مرکز

ہرسہ مرکزوں میں تبلیغ بذریعہ مستقل مجاہدین و وقف کنندگان رخصت بدستور جاری ہے۔ اور آئندہ کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ تبلیغ کو ان تینوں مرکزوں میں محصور رکھا جائے اس کو وسیع پیمانہ پر کیا جائے جس کے لئے ہر ضلع میں تبلیغ کے مناسب حال مقامات کے متعلق اطلاع دینے کے لئے ضلع کی مرکزی جماعتوں کو چٹھیاں روانہ کی گئیں کہ وہ باہمی مشورہ کر کے اپنے ضلع کے موزوں علاقہ سے مطلع فرمائیں۔ افسوس ہے کہ احباب جماعت نے اس کی اہمیت کو محسوس نہ کرنے کی وجہ سے اس طرف خاطر خواہ توجہ نہیں فرمائی۔ لہٰذا بطور یاددہانی دوبارہ ان چٹھیوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ذمہ دار کارکن بہت جلد مطلع فرمائیں۔ تاکہ اگلے سال کے شروع میں نہایت زور شور سے تبلیغ کی جاسکے۔ تا خدا کے حضور احمدیت کی ترقی کا ذریعہ بننے والے اصحاب میں ہمارا نام بھی لکھا جاسکے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے وارث بن سکیں۔

موسم گرما کی رخصتوں میں طلباء نے کثرت سے اپنی چھٹیوں کو وقف کیا اور ان بچوں کے ذریعہ ملک کے کثیر حصہ میں احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ ان کے علاوہ ملازم طبقہ کے دوستوں مثلاً اساتذہ پروفیسران۔ وکلاء ڈاکٹر اور سب جج صاحبان نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اپنی خدمات پیش کیں۔ جن کو حسب پروگرام مختلف مقامات پر تبلیغ کے لئے بھیجا گیا۔ جنہوں نے علاوہ اپنی ڈائریوں کے نہایت مفید معلومات بہم پہنچائیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے

عرصہ زیر رپورٹ میں مستقل مرکزوں میں ۴۲ احباب نے کام کیا۔ ۹ احباب داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت دے اور خادم دین بنائے۔

تبلیغ بیرون ہند

مجاہدین بیرون ہند دنیا کے مختلف اہم مقامات پر حضرت مسیح کی آمد ثانی کی خوشخبری سنانے میں ہمہ تن مصروف ہیں تا بعد میں کسی کو یہ کہنے کا حق نہ رہے ربنا لولا ارسلت الینا رسولاً۔

سپین کے حالات کو اللہ تعالیٰ نے قبول احمدیت کے واسطے تیار کر رکھا ہے۔ ہسپانیہ کی آبادی کا اکثر حصہ عیسائیت سے بیزار ہے۔ کیونکہ وہ پیاس جو اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر رکھی ہے۔ وہ عیسائی عقائد سے نہیں بجھ سکتی۔ اور نہ ہی مصنوعی خدا پر ایمان اس کو فائدہ بخش سکتا ہے الحمد للہ کہ باوجود وہاں کی سیاسی فضا خطرناک طور پر مکدر ہونے کے احمدیت کا بیج بویا جاچکا ہے۔ اور ایک معزز شخص نے ہمارے مجاہد بھائی ملک محمد شریف صاحب مقیم میڈرڈ کے ذریعہ اسلام قبول کیا ہے۔ اسی طرح بوڈاپسٹ میں تین نہایت مقتدر خاندانوں نے اسلام قبول کیا۔

جاوا مشن۔ ملک عزیز احمد صاحب مجاہد جاوا نے جس سرعت سے وہاں کی زبان سیکھنے کی کوشش کی ہے۔ وہ حیرت انگیز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کے ساتھ ہو اور اسے خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ ہمارے یہ مجاہد ایک لمبے وقت تک ملائی زبان میں تقریر کر سکتے ہیں اور لوگوں تک پیغام احمدیت پہنچا رہے ہیں۔

مشن سنگاپور۔ مولوی غلام حسین صاحب ایاز معہ سید شاہ محمد صاحب علاوہ تبلیغی فرائض کی سرانجام دہی کے تجارتی معلومات بھی مہیا کر رہے ہیں۔ مولوی غلام حسین صاحب ایاز مولوی فاضل عرصہ ایک سال سے بالکل آنریری طور پر جملہ اخراجات خود برداشت کر کے خدمات سلسلہ سرانجام دینے میں منہمک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں ترقی دے اور اس سے بڑھ چڑھ کر خدمت کا موقعہ عطا فرمائے۔

ارجن ٹائن مشن۔ مولوی رمضان علی صاحب مولوی فاضل علاوہ زبان سیکھنے کے عربی میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے بہت سی سعید روحوں کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔

احباب کرام جہاں نو مسلم بھائیوں کی استقامت کے لئے دعا کریں۔ وہاں اپنے مجاہد بھائیوں کے لئے بھی جو محض اسلام کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ کر ہزاروں کوس دور بیٹھے ہیں دعا کریں۔

ٹریکٹ

تحریک جدید کی طرف سے فی الحال کوئی نیا ٹریکٹ نہیں چھپوایا گیا۔ ہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بعض خطبات جمعہ کا بصورت ٹریکٹ چھپوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جو انشاء اللہ بہت جلد تیار ہو جائیں گے۔ احباب بواپسی مطلع فرمائیں کہ ان کو یہ ٹریکٹ کتنی تعداد میں مطلوب ہیں۔ ان کی قیمت جو اصل لاگت کے برابر رکھی گئی ہے اس کے متعلق اعلان اخبار الفضل میں کیا جائیگا کچھ ٹریکٹ و پوسٹر مثلاً زلزلہ کوئٹہ۔ زندہ خدا کے زندہ نشان دفتر ہذا میں موجود ہیں۔ احباب ضرورت کے مطابق منگوا سکتے ہیں۔

پراپیگنڈا

پراپیگنڈے کا کام بذریعہ اخبارات بدستور جاری ہے۔ جو کہ نہایت مفید اثرات پیدا کر رہا ہے۔

بورڈنگ تحریک جدید

بورڈنگ تحریک جدید شعبہ تحریک جدید کا ایک نہایت اہم حصہ ہے۔ کیونکہ اس بورڈنگ میں داخل ہونے والے طلباء کی تربیت حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے ماتحت ہوتی ہے۔ بچوں کی نگرانی اور تعلیم و تربیت کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ اور نگران مقرر ہیں اور چھوٹے بچوں کے لئے دو کارکن رکھے ہوئے ہیں۔ جو ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔ اور ان کی ہر طرح تعلیمی مذہبی اخلاقی روحانی اور جسمانی بہبودی کے لئے کوشاں رہتے ہیں بچے خود ہی نماز اور درس و تدریس میں بعید شوق حصہ لیتے ہیں۔ طلباء کی رخصت ہائے موسم گرما سے واپسی پر والدین کی طرف سے جو ان کے متعلق رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ نہایت خوش کن ہیں بلکہ بعض نے تعجب کیا ہے کہ ان کے بچوں نے اپنی عادات میں حیرت انگیز تبدیلی کی ہے اللھم زد فزد۔

احباب کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کی آئندہ زندگی سنوارنے کے لئے ابتدائی سبق یہاں سے دلوائیں۔ یعنی ان کو بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کرائیں۔ اور آئندہ سال کے لئے ابھی سے دل میں ٹھان لیں کہ اپنے بچوں کو بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کریں گے۔ پراسپکٹس دفتر ہذا سے مفت مل سکتے ہیں۔

دارالصناعت

دارالصناعت کے ہر سہ شعبہ جات میں کام بدستور جاری ہے۔ شعبہ نجاری میں ہر قسم کا اعلیٰ فرنیچر تیار رہتا ہے۔ جن کی خوبصورتی اور پائیداری دیکھنے اور استعمال کرنے سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ویدک یونانی دواخانہ دہلی کے لئے سارا فرنیچر دہلی شہر کے مناسب حال ہزار سے زائد رقم کا یہیں سے تیار ہو رہا ہے۔

شعبہ آہنی میں آج تک کسی قابل مستری کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ الحمد للہ کہ یہ ضرورت ایک نہایت مخلص اور قابل دوست کے آنے سے پوری ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ جلد مشینوں کے ذریعہ سے پالش اور خراد کا کام بھی شروع کر دیا جائے گا۔ مشینوں کے لئے آرڈر دے دیا گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس صنعت سے متعلقہ ضروریات کے لئے

چندہ تحریک جدید سال دوم کی کامل ادائیگی کرنیوالے مخلصین کی فہرست

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مالی تحریک جدید کے دوسرے سال کے ختم ہونے میں صرف چند ہفتے رہ گئے ہیں۔ ہندوستان کی جماعتوں کے لئے ادائیگی کی آخری تاریخ یکم دسمبر ۱۹۳۶ء ہے۔ یعنی ہندوستان کی ہر جماعت اور افراد کا چندہ تحریک جدید یکم دسمبر ۱۹۳۶ء تک سو فی صدی پورا ہو جانا چاہیئے۔ سوائے ان کے جنہوں نے دسمبر یا اس کے بعد ادا کرنے کی مہلت لی ہوئی ہے۔ ذیل میں چندہ تحریک جدید سال دوم کے وعدہ سو فی صدی پورا کرنے والے مخلص احباب کے اسمائے گرامی کی ایک فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ وہ جماعتیں یا افراد جن کا وعدہ سو فی صدی پورا نہیں ہوا۔ وہ بھی اپنی موعودہ رقم ادا کر کے حضور کی دعا اور خوشنودی حاصل کریں۔ اگر کسی کو غیر معمولی مالی مشکلات کا سامنا ہو۔ تو اسے یہ سمجھنا چاہیئے کہ کامیابی بغیر مشکلات برداشت کئے حاصل نہیں ہوا کرتی اور اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی تکلیفوں کے بعد ہی آتی ہے۔ پس جبکہ اسلام اور احمدیت پر دشمن اپنے سارے لاؤ لشکر سمیت حملہ آور ہے۔ اور اسلام اور احمدیت ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور آپ نے اس مطالبہ پر لبیک کہا ہے۔ تو آپ کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ اپنے عہد کو پورا کریں۔ اور حضور کے مندرجہ ذیل ارشادات کو مدنظر رکھ کر اپنی قربانی کا عملی ثبوت دیں۔ "آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں تو یاد رکھیں کہ یہ مشکلات اوروں کے راستہ میں بھی ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا کی راہ میں قربانی سے نہیں ڈرے۔ بلکہ اور قربانی کرنے کو تیار ہیں۔" "اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپ کے لئے مانع ہے۔ تو یاد رکھیں کہ اخراجات کی زیادتی کے ذمہ وار زیادہ تر آپ ہی ہیں سلسلہ کی ذمہ واری دوسرے نمبر پر نہیں بلکہ پہلے نمبر پر ہے۔" "آپکی ان دلیلوں سے تسلی نہیں ہونی چاہیئے جن سے آپ لوگوں کو خاموش کرا سکیں۔ بلکہ ان سے جو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکیں۔" "وہ شخص جو اپنے نفس کے لئے عذر تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے ناکام رہتا ہے کامیابی کا مونہہ وہی دیکھتا ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے میں سختی سے کام لیتا ہے۔" "یہ مت خیال کرو کہ امتحان میں پڑ گئے۔ یہ تو محض امتحان کی تیاری ہے۔ امتحان تو آنے والا ہے۔ جو آج گھبراتا ہے۔ اس کا کل کیا حال ہوگا!" "مبارک ہیں وہ جو ہر امتحان کے لئے تیار رہتے ہیں۔ جنہیں اس امر کا خوف نہیں۔ کہ ان سے قربانی کیوں طلب کی جاتی ہے۔ بلکہ اس امر کا خوف ہے۔ کہ حقیقی قربانی کے مطالبہ سے پہلے وہ اس دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں۔ ہاں مبارک ہیں وہ کیونکہ فتح ان ہی کے نام لکھی جائے گی۔" پس احباب ان ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے وعدوں کو وقت کے اندر پورا کر کے ثواب حاصل کریں۔ فہرست درج ذیل ہے:-

فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔ قادیان

نام	رقم
شیخ عبد الغنی صاحب پشاور	۵۲۵/-
مولوی غلام رسول صاحب "	۱۳۰/-
ملک ظفر الحق صاحب "	۳۵/-
میاں اللہ دتا صاحب "	۲۰/-
بابو محمد اسحاق صاحب "	۵/-
شیخ عبد الرحمٰن صاحب "	۲۵/-
پیر احمد زمان شاہ صاحب "	۳۰/-
مولوی صدر الدین صاحب "	۶/-
بابو غلام رسول صاحب "	۱۰/-
حضرت گل صاحب "	۵/-
مسٹر ضیاء اللہ صاحب "	۲۰/-
خان بہادر محمد دلاور خانصاحب "	۱۲۵/-
میاں محمد یوسف صاحب "	۵/-
حکیم مرغوب اللہ صاحب معہ اہلیہ "	۴۵/-
بابو غلام محمد صاحب واہ	۷۰/-
ایم۔ اے خانصاحب واہ	۲۰/-
بابو محمد احمد صاحب علو والی کنڈیاں	۲۰/-
میر امان اللہ صاحب واہ	۲۰/-
مرزا یوسف علی صاحب لنڈی کوتل	۱۵۰/-

نام	رقم
لفٹنٹ ڈاکٹر غلام محمد صاحب نوشہرہ	۱۰۰/-
سید سردار علی صاحب "	۵/-
ملک عطاء اللہ صاحب "	۳۲/-
منشی حاجی خانصاحب مالاکنڈ	۲۵/-
بابو عبد الغفور صاحب ایبٹ آباد	۱۶/-
مولوی عبد الرحمٰن صاحب "	۹/۸
بابو احمد اللہ صاحب "	۱۱/-
سردار احمد خانصاحب "	۱۵/-
ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب اتالیق محلہ دار البرکات قادیان	۱۶/-
مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور محلہ دار البرکات قادیان	۳۱/-
ٹھیکیدار محمد عبد الرحمٰن صاحب محلہ دار البرکات قادیان	۱۵/-
ٹھیکیدار مولوی محمد عبد اللطیف صاحب " "	۱۰/-
ملک محمد طفیل صاحب " "	۵/-
میاں احمد الدین صاحب آف گوکیکی " "	۵/-
شیخ محمد بخش صاحب دوکاندار " "	۱۰/-
ماسٹر نعمت اللہ صاحب گوہر "	۵/-

نام	رقم
شیخ محمد اکرم صاحب محلہ دار الرحمت قادیان	۳۶/-
ڈاکٹر محمد بخش صاحب " "	۱۲/-
مولوی محمد تقی صاحب " "	۶/-
مستری امین اللہ صاحب "	۵/-
سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور دار العلوم	۵۰/-
بھائی محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی سیالکوٹ ہاؤس دار العلوم	۶/-
مولوی علی قاسم صاحب القمر طالب علم دار الفضل قادیان	۱۳/-
قاری غلام رحیم صاحب مسجد مبارک	۵/-
ڈاکٹر احسان علی صاحب مسجد اقصٰے	۵/-
مرزا نذیر علی صاحب "	۵/۴
بھائی محمد وارث صاحب حجام مسجد فضل	۶/-
میاں مہر الدین صاحب جنگل باغباں	۶/-
محمد یعقوب صاحب "	۷/-
شیخ یوسف علی صاحب کارکن امور عامہ	۵۰/-
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے ٹیچر قادیان معہ ہمشیرہ والدہ	۴۸/-
میاں فضل الدین صاحب کارکن دفتر محاسب	۱۰/-
چوہدری عبد المجید صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل	۱۰/-

آرڈر دینے کے لئے سپرنٹنڈنٹ صاحب دار الصناعت سے خط وکتابت کریں مینیجر صاحب شعبہ آہنی ہر قسم کی مشین کی مرمت اور نازک سے نازک پرزے، سائنس کے آلات۔ ڈاکٹری کے اوزار۔ نئی نئی قسم کے تالے اور ہر قسم کی اشیاء تیار کرنے میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ شعبہ چرمی میں کام بدستور جاری ہے۔ ہر قسم کے اعلےٰ شوز سٹاک میں قابل فروخت موجود ہیں۔ احباب اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اپنے کارخانوں کا تیار کردہ مال استعمال کیا کریں۔

دفتر تحریک جدید

عرصہ زیر رپورٹ میں دفتر تحریک جدید میں ۹۲۱ خطوط موصول ہوئے اور ۱۱۲۹ جاری ہوئے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ کارکنان دفتر تحریک جدید کے لئے دعا کریں۔ کہ ان کو زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی توفیق ملے۔ اور جس غرض کے لئے انہوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ ان کی اس غرض کو پورا کرے۔

انچارج تحریک جدید قادیان